قارئین

افکار و تاثرات

● شاہ فیصل سے مطالبہ
● علماء حق کا اختلاف

حجاج کیلئے مطالبہ | حجاج کرام کیلئے سہولتوں کا مطالبہ جو بذریعہ برقیہ جلالت الملک شاہ فیصل سے سینٹرل حج پلگرمس لیگ کے چیئرمین جناب حاجی حافظ فریدالدین احمد الوجیہہ نے کیا ہے جس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

"حج فیس حجاج پر بڑا بار ہے، اللہ تعالیٰ نے آپکو بہت کچھ عطا فرمایا ہے، اس لئے درخواست ہے کہ حج فیس کی وصولیابی کا ضابطہ واپس لے لیا جائے۔ حالیہ عمرہ کی مدّت پر ۳۰ رمضان المبارک تک کی عاید کردہ میعاد کی تنسیخ فرمادی جائے تاکہ عمومی بے چینی رفع ہوسکے۔ یہاں کوئی وبائی بیماری نہیں ہے، جیساکہ لاتعداد اسٹول کلچر سرٹیفکیٹ سے واضح ہوچکا ہے۔ اس لئے اس حکم کی تنسیخ فرمائی جائے اور حجاج پر سے کھانے پینے کی اشیاء لے جانے کی پابندی ہٹالی جائے۔"

علماء حق کا اختلاف | جمعیتین کے اختلاف کی وجہ سے ملک میں جو تشویشناک حالات پیدا ہو گئے ہیں اور پیدا ہو رہے ہیں، نہ یہ حالات کسی پر مخفی ہیں، نہ ان کے خطرناک نتائج واقعہ اور متوقعہ پوشیدہ ہیں۔ وقت جس قدر نازک تھا، حالات جس قدر علماء حق کے اتحاد کے داعی تھے، جس قدر یکجہتی سے مل جل کر اسلام کے لئے کام کرنے کی ضرورت تھی۔ اس وقت علماء عظام کی صف میں اتنا ہی انتشار پیدا ہوگیا، سنجیدہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ اختلاف اصولی نہیں، کسی مسئلہ کا اختلاف نہیں، مقاصد تقریباً متفق علیہ ہیں، لیکن ملک میں مفسدین کی تحریراً، تقریراً اتنی کثرت ہے کہ یہ طریق کار کا اختلاف بھی باقی رکھتے ہوئے حدود کا تحفظ باقی نہیں رہ سکتا۔ باطل طبقات یقیناً اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھا رہے ہیں۔ کسی فریق سے نادیدہ نادانستہ کسی باطل پرست کے موقف کی حمایت ہوگی، کسی فریق سے کسی دوسرے باطل پرست کی۔ اگرچہ دونو فریق تقوٰی دیں، اور صادق النیّت بھی ہوں کہ ہم ان

کے حامی نہیں۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے یقیناً حمایت مبطلین و مفسدین کی ہو کے رہے گی، نیز دونو کے اکابر کی خدمت میں نہایت ادب و بصیرت اور ذمہ داری سے عرض کی جرأت پر ہم مجبور ہیں، کہ کوئی فریق دوسرے فریق سے بے نیاز ہوکر کام نہیں کرسکتا، اگر کسی فریق کے دل میں دوسری جانب سے یہ تصور سمایا ہوا ہے، تو اس کے متعلق ادب کا لفظ ہی بولنا چاہیئے کہ یہ سو فیصد خلاف واقعہ ہے، نہ ان سے کچھ ہوسکے گا نہ ان سے، ہمیشہ کے لئے پچھتانا پڑے گا، اور وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ اس وقت قوم طرفین کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ طرفین باوجود نیک ہونے کے ملک و قوم کے غداروں کی فہرست میں شامل ہوں گے۔ نیز اگر اختلاف کے یہی الوان باقی رہے تو علماء حضرات کو قوم کے سامنے منہ کرنا بھی مشکل ہوجاویگا، چہ جائیکہ اپنی دعوت ان کے سامنے پیش کریں۔ بہرکیف حالات کی نزاکت اور نزاع کے خطرات کا احساس آپ کو دلانے کی ضرورت نہیں، خدا کا واسطہ دے کر منت سماجت مقصود ہے، کہ جس طرح سے ممکن ہو صحیح اتحاد پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے گریز نہ فرماویں۔ یہ قربانی دین قویم کی عزت کے لئے گرانقدر ہوگی۔ علماء دیوبند کی گذشتہ ایک صدی کی تاریخ اسکی شاہد ہے۔ متحد ہوکر طریق کار کا تعین اور پائیدار اتحاد کی کیا صورت ہو، اس کے متعلق آپ حضرات کے سامنے ہمارا کچھ کہنا مناسب نہیں۔ بظاہر آسان اور پائیدار صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جماعت کے طریق کار کی تعیین اور پالیسی کا وضع کرنا فریقین کے قابل اعتماد اکابر کے سپرد کر دیا جائے، جیسے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ، حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ، حضرۃ مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی مدظلہ۔ یا جن حضرات پر اتفاق رائے ہو جائے ان کی وضع کردہ پالیسی پر پوری جماعت مصروف عمل ہوجائے۔ انشاء اللہ یہ صورت اعزاز اسلام کے لئے نہایت مفید ہوگی۔

(اہالیان گگہ منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال)

خواجہ دوست محمد قندھاری کے متعلق ایک وضاحت

مولانا غلام محمد صاحب مؤلف تذکرہ سلیمان نے حضرت مولانا سید عبداللہ حیدر آبادیؒ کا جو تذکرہ تحریر فرمایا ہے، میں نے اسے الحق میں مطالعہ کیا مولانا موصوف نے تذکرہ کی آخری قسط میں "حلقہ توجہ" کے عنوان کے تحت ہمارے حضرت الشیخ قبلہ خواجہ دوست محمد قندھاریؒ کے حلقۂ ذکر پر بھی چند سطریں تحریر کی ہیں۔ حضرت قندھاریؒ کے متعلق جو کچھ تحریر کیا گیا ہے خلاف واقعہ ہے، اور مولانا موصوف کی لاعلمی پر مبنی ہے، صرف اس وقت کے چند مشائخ طریقہ (جو قولاً اپنے آپ کو حضرت حاجی صاحب المرحوم کے سلسلہ سے منسلک بتاتے ہیں) کے طریقۂ ذکر کے مشاہدے اور دیگر حضرات سے سن کر رائے قائم کرلینا قرین انصاف نہیں۔ حضرۃ الشیخ